غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور عالمی کردار: تجزیاتی مطالعہ

The Palestinian Muslim Genocide in Gaza and International Role: An Analytical Study

DOI: 10.5281/zenodo.10441452

***Dr.Farhat Alvi**
****Dr.Abdul Manan Cheema**

Abstract

Children, women, youth, and old people of Gaza are facing terrible and implausible inhuman circumstances at the hands of the Israeli army. Since the surprise attack of Hamas on October 7, 2023, the Israeli army has continued to attack the Palestinian territories, during which more than 11,000 people have died and more than 50% of the buildings in Gaza have been reduced to rubble. Organized actions against Muslims of Gaza (Palistine) such as massacre is being carried out by Zionist Israelies under the umberella of America.In fact, and Muslims of Gaza are victim of genocide international crime. Genocide was announced international crime in the UN Genocide Convention in 1948. International crime of Genocide is taking place in Gaza. Unfortunately, No practical attempt is being made by international community to prevent the Israel`s violations of International law of genocide. Therefore, the situation of the Gaza Muslims is getting worse day by day. This study explores that why Israel violating international laws of human rights and what is role of international community to stop genocide in Gaza? In fact, America and other western powers are supporting Israeli Prime Minister Natenyahu to kill Paletinian people. No doubt, Zionist army of Israel is openly violating the human rights of Gaza Muslims under the umbrella. Whereas the Muslim world and OIC seem powerless to stop it.The main objective of the research study to provide an analysis of ongoing Palestanian Muslims genocide by Israel in Gaza and international role.

Key Words: *Gaza, Israel, Genocide, Zionism, International Role, Ummah.*

تعارف

فلسطینی قوم دنیا کی ایک ایسی قوم ہے جو طویل عرصہ سے نسل کشی (Genocide) کا شکار ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ غزہ میں نسل کشی کا یہ سلسلہ دراز ہوتا جارہا ہے۔ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے سرپرائز حملے کے بعد غزہ پر اسرائیلی فوج کی جارحیت جاری ہے، جس کے دوران اب تک 11 ہزار سے زائد اموات ہو چکی ہیں، تقریباً 32 ہزار سے زائد فلسطینی زخمی ہو چکے ہیں اور غزہ کی 50 فیصد سے زائد عمارات ملبے کا ڈھیر بن چکی ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسرائیلی حکومت کو بین الاقوامی انسانی قوانین کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

……………………………..

*Chairperson, Department of Islamic Studies, University of Sargodha
Email: farhat.naseem@uos.edu.pk, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-9565-7889
PhD Islamic Studies, University of Sargodha
Email: abdulmanan522@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-5529-9634

حقائق و واقعات سے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ صیہونی گریٹر اسرائیل (Greater Israel) کے منصوبہ پر عمل در آمد کر رہے ہیں۔ صیہونیوں کی انتہا پسندی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اب انہیں اپنی مذہبی روایات و اقدار کو پس پشت ڈالنے میں بھی کوئی باک نہیں ہے۔ غزہ کی نسلی صفائی کے لئے منظم اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ فلسطینی مسلمان ہمہ وقت اس کرب سے گزر رہے ہیں اور ان کی شنوائی کہیں نہیں ہوتی۔ ان کے خلاف تمام کاروائیاں نسل کشی کے زمرے میں آتی ہیں۔ اقوام متحدہ کا نسل کشی کنونشن (Genocide Convention1948)[1] بتاتا ہے کہ نسل کشی (Genocide) ایک بین الاقوامی جرم ہے[2] جبکہ غزہ میں صیہونی فوجی کے ذریعے فلسطینی لوگوں کی نسل کشی کے مضبوط شواہد پایہ ثبوت کو پہنچتے ہیں۔ غزہ میں فلسطینی بچوں، بوڑھوں اور خواتین کے ساتھ انتہائی نارو ااور نامناسب سلوک کیا جاتا ہے۔ ان کی نقل و حرکت پر مکمل طور پر پابندیاں عائد ہیں۔ ان کے بنیادی انسانی حقوق کا استحصال کیا جا رہا ہے۔ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں کھلے عام جاری ہیں۔ غزہ کی مسلم کیمونٹی کی نسل کشی اور انسانی حقوق کی پامالی کی روک تھام کے لئے بین الاقوامی سطح پر کوئی بھی واضح کوشش دکھائی نہیں دیتی۔ اس لئے غزہ کے فلسطینی مسلمانوں کی صورتحال بد تر سے بدترین ہوتی جا رہی ہے۔ غزہ کے لوگوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے اسرائیل کی دہشت گردی اور انتہاپسندانہ سرگرمیوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اسرائیل کی دہشت گردی کسی حد تک عالمی سطح پر تنقید کی زد میں آنا شروع ہوگئی ہے۔ زیرِ نظر آرٹیکل غزہ کے فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور عالمی بے حسی کو واضح کرتا ہے۔

سابقہ تحقیق کا جائزہ

غزہ کے مسلمانوں کی نسل کشی ایک ایسا مسئلہ ہے جسے مکمل طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے اور عالمی برادری اس مسئلہ کو حل کرنے میں دلچسپی نہیں لے رہا۔ تاہم بعض انصاف پسند اہل فکر و دانش نے فلسطینی مسلمانوں کے مسائل پر جاندار تحقیقی کام کیا ہے۔ Steve کا آرٹیکل بعنوان "Israel's slow-motion genocide in occupied Palestine"[3] فلسطینی عوام کی نسل کشی اور نسل کشی کے بین الاقوامی قانون پر بحث کرتا ہے۔ آرٹیکل Genocide and the Terror of History"[4] فلسطین میں مسلمانوں کی نسل کشی اور صیہونی فوج کے تشدد کا تاریخی پس منظر بیان کیا گیا ہے۔ "Nakba memoricide: genocide studies and the Zionist/Israeli genocide of Palestine"[5] فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کے موضوع پر عمدہ اور تحقیقی کام ہے۔ اس مضمون میں 1948ء سے صیہونی آباد کاری کے لیے فلسطینیوں کے منظم قتل، نسل کشی اور ان کی جائیدادوں پر قبضہ کی تفصیل کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ Martin Shaw آرٹیکل بعنوان "Palestine and genocide: An international historical perspective revisited"[6] فلسطینی مسلمانوں اور صیہونی اسرائیلی فوج کے ذریعے ان کی نسل کشی کو بین الاقوامی تاریخی تناظر میں پیش کرتا ہے۔ Gideon Polya کا آرٹیکل بعنوان "Ongoing Palestinian Genocide"[7]

فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کی تاریخی تناظر میں منظر کشی کرتا ہے۔ یہ مضمون فلسطینی مسائل کو عالمی برادری کے سامنے اجاگر کرنے کی منفرد کاوش ہے۔ غزہ پر جاری ظلم و ستم کا تاریخی پس منظر پیش کیا گیا ہے۔

اسکالر محمد نجیم کا آرٹیکل "Genocide in Palestine: Gaza as a case study" [8] انٹرنیشنل جرنل آف ہیومن رائٹس میں 2023ء میں شائع ہوا۔ یہ آرٹیکل بتاتا ہے کہ غزہ میں اسرائیلی پالیسیاں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کے مترادف ہے۔ مزید برآں اقوام متحدہ بارہا اسرائیلی محاصرہ اوران کی انسانیت دشمن پالیسیوں کے سنگین مضمرات سے خبردار کرچکا ہے کہ اسطرح غزہ کی پٹی جلد ہی ناقابل رہائش علاقہ بن سکتا ہے۔ یہ غزہ آبادی کی حالت زار کے بارے میں بھرپور آگاہی دیتا ہے۔

مذکورہ بالا تحقیقی مقالات کے علاوہ بھی غزہ ایشو پر مختلف انداز میں تجزیہ کیا گیا ہے۔ تاہم فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی میں عالمی برادری کی بے حسی اور منفی کردار کا تذکرہ خال خال ہی نظر آتا ہے۔ 7 اکتوبر 2023ء کو حماس حملہ "طوفان الاقصیٰ" کے بعد غزہ کی حالتِ زار اور فلسطینی مسلمانوں کی حالیہ نسل کشی پر عالمی برادری کی بے حسی کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے "غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور عالمی کردار: تجزیاتی مطالعہ" کا عنوان منتخب کیا گیا ہے۔

منہج تحقیق

اس مقالہ میں تجزیاتی طرزِ تحقیق (Analytical Research Methodology) اپنایا گیا ہے۔ زیرِ نظر تحقیقی مقالہ میں فلسطینی لوگوں کی نسل کشی کے حوالے سے بنیادی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تاہم بعض ثانوی مصادر و مراجع سے بھی معاونت لی گئی ہے۔ غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کے بارے میں حقائق جاننے کے لئے انٹرنیشنل میڈیا کی رپورٹس کا بھی مطالعہ کیا گیا ہے۔ تازہ ترین مواد کے حصول کے لئے آن لائبریریز اور انٹرنیٹ وغیرہ کا بھرپور استعمال کیا گیا ہے۔ فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی پر مسلم ممالک کا کردار انتہائی مایوس کن ہے اس لئے مسلم امہ کا ضمیر جگانے کے لئے کچھ قرآنی آیات کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ قرآنی آیات کا اردو ترجمہ مفتی تقی عثمانی کے "آسان ترجمہ ء قرآن" [9] سے لیا گیا ہے۔ تازہ ترین رپورٹس اور تصاویر کے لئے مغربی میڈیا اور اسرائیلی میڈیا کا بغور جائزہ لیا گیا ہے۔ اس آرٹیکل میں 9 اکتوبر 2023ء کے بعد اسرائیل کی جانب سے فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور عالمی کردار پر خاص طور پر بحث کی گئی ہے۔

صیہونی تحریک اور اس کا اثرورسوخ

صیہونی تحریک کا اصل مقصد فلسطین میں یہودیوں کے لئے ایک وطن قائم کرنے کے لئے جدوجہد کرنا تھا۔ تھیوڈور ہرتزل Theodor Herzl کو صیہونیست تحریک کے بانی سمجھا جاتا ہے۔ گریٹر اسرائیل (Greater Israel) کا منصوبہ صیہونی تحریک نے بنایا اور اسی منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے عربوں کے قلب یعنی فلسطین میں ریاست اسرائیل قائم کی۔ بین الاقوامی میڈیا صیہونی شکنجے میں جکڑا ہوا ہے جو ملکوں کی پالیسی پر بھرپور طریقے سے اثرانداز ہوتا ہے۔ 1897ء میں سوئٹزرلینڈ کے شہر بال میں یہودی دانشوروں، مفکروں، فلسفیوں نے جمع ہو کر پوری دنیا پر حکمرانی کا منصوبہ تیار کیا تھا۔ یہ منصوبہ پروٹوکولز (Protocols) کی صورت میں بہت

عرصہ سے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ گریٹر اسرائیل (Greater Israel) کا منصوبہ بھی صیہونیت کے ایجنڈا میں شامل تھا۔اس منصوبہ کو یہودی دانشوروں کی دستاویزProtocols of the Learned Elders of Zion بھی کہتے ہیں۔اس پورے منصوبے میں کئی یہودی انجمنوں نے حصہ لیا تھا۔اس منصوبے میں شامل ہونے والے تمام لوگ ذہین ترین تھے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> "Protocols of the Learned Elders of Zion, fraudulent document that served as a pretext and rationale for anti-Semitism mainly in the early 20th century. The document purported to be a report of a series of 24 (in other versions, 27) meetings held at Basel, Switzerland, in 1897, at the time of the first Zionist congress. There Jews and Freemasons were said to have made plans to disrupt Christian civilization and erect a world state under their joint rule. Liberalism and socialism were to be the means of subverting Christendom; if subversion failed, all the capitals of Europe were to be sabotaged." [10]

اس دستاویز(Protocols of the Learned Elders of Zion) میں ذرائع ابلاغ کو بنیادی اہمیت دی گئی۔دستاویزات میں صحافت کی غیر معمولی اہمیت اور اس کی افادیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔یہودیوں نے پوری دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے سونے کے ذخائر پر قبضے کو مرکزی اور بنیادی اہمیت دینے کا منصوبہ بنایا اور اسی طرح میڈیا بھی دوسرا اہم درجہ دیا۔ میڈیا پر ایسا کنٹرول رکھنے کی منصوبہ بندی کی گئی کہ کوئی بھی خبر ان کی اجازت کے بغیر سوسائٹی تک نہیں پہنچ سکے۔[11]

انسائیکلوپیڈیا ہالو کاسٹ لکھتا ہے:

"اگرچہ پروٹوکولز کی اصل ابتدا کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے تاہم اِس کا مقصد یہودیوں کو ریاست کے خلاف سازش کرنے والوں کے طور پر ثابت کرنا تھا۔۔پروٹوکولز میں دنیا پر حکمرانی کرنے کی غرض سے یہودیوں کے "خفیہ منصوبوں" کی تفصیل "بیان" کی گئی ہے۔اِن کی رو سے دنیا پر حکمرانی کا مقصد معیشت کو چالاکی سے برتنے، ذرائع ابلاغ پر کنٹرول حاصل کرنے اور مذاہب کے درمیان تنازعات پیدا کرنے کے ذریعے حاصل کیا جاتا تھا۔"12

یہودی اس دستاویز سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ان کا موقف ہے کہ یہ جھوٹی کہانی ہے جسے یہودیوں کو ریاست مخالف اور امن دشمن کے طور پر بدنام کرنے کے لئے عام کیا گیا۔

یہودیوں کا موقف ہے:

صیہونی زعماء کے خفیہ اجلاسوں کی تفصیل دورِ جدید میں سب سے زیادہ رسوا کن ہے۔ یہ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ جن افراد اور گروہوں نے پروٹوکولز کو استعمال کیا ہے اُن سب کا مقصد ایک ہی ہے یعنی یہودیوں کے خلاف نفرت پھیلانا۔ 1903ء میں پروٹوکولز کو ایک روسی اخبار زنامیہ (دابینر) میں سلسلہ وار شائع کیا گیا۔ جس کا درجنوں دیگر زبانوں میں ترجمہ ہوا۔ وہ دراصل پہلی مرتبہ 1905 میں روس میں "دا گریٹ اِن دا سمال: دا کمنگ آف دا اینٹی۔ کرائیسٹ اینڈ دا رول آف سیٹن آن ارتھ" کے دیباچے کے طور پر چھپا جسے روسی مصنف اور تصوف پسند سرگی نائلس نے تحریر کیا۔[13]

اگرچہ یہودی اس معروف خفتہ دستاویز سے انکار کرتے ہیں اور اس کو اپنے خلاف سازش قرار دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ تمام میڈیا یا ہاؤسز پر ان کا ہی قبضہ ہے اور وہ اپنی مرضی کے بغیر خبر کی اشاعت نہیں ہونے دیتے۔ میڈیا اور خبر رساں اداروں کے درمیان وہی تعلق ہے جو رائفل اور گولی کا ہوتا ہے اگر گولی میسر نہ ہوں تو رائفل بے کار ہے۔ یہودیوں کا وجود بے کار ہے۔ یہود نے اپنے خفیہ پروٹوکولز (Secret Protocoles) پر عمل دار آمد کرتے ہوئے اخبارات ورسائل کے ساتھ خبر رساں ایجنسیوں کے قیام پر خصوصی توجہ دی۔ یہی وہ ذریعہ ہے جس کی وجہ سے یہود اپنی مرضی سے مغربی میڈیا کو استعمال کرتے ہیں۔ یہودیوں کے پروٹوکولز (Protocoles) پر غور کیا جائے کہ پتہ چلے گا کہ یہود کی اجازت کے بغیر ادنیٰ سے ادنیٰ خبر سوسائٹی تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس امر کو یقینی بنانے کے لیے یہودیوں/صیہونیوں نے خبر رساں ایجنسیاں (News Houses) قائم کیں۔

موجودہ دور میڈیا کا دور کہلاتا ہے۔ عالمی میڈیا کی لگام مغرب کے ہاتھ میں ہے اور وہ میڈیا کے ذریعے ہمارے ذہنوں پر چھایا ہوا ہے۔ مسلمانوں کا پڑھا لکھا طبقہ مغربی میڈیا سے اس قدر متاثر ہے کہ وہ مغربی نظریات، تصورات اور اصطلاحات آنکھیں بند کر کے قبول کرلیتا ہے گویا مسلمانوں نے مغرب سے جسمانی غلامی سے تو نجات حاصل کر لی ہے لیکن ذہنی غلامی سے نہیں۔ مسلمانوں کو ذہنی و فکری غلام بنانے کے لئے یہودیوں کی کئی تحریکوں نے منصوبہ بندی کی جو آج تک جاری ہے۔

Cartoon: Netanyahu

مذکورہ بالا کارٹون میں اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو Netanyahu باکسنگ دستانے پہنے ہوئے اپنے پیٹ پر غزہ کا نقشہ بنا رہا ہے، کیپشن میں غزہ کے باسیوں کو ان کی اپنی ہی سرزمین سے بے دخل ہو جانے کا کہا گیا ہے۔ مغربی میڈیا پر یہودیوں و صیہونیوں کی اجارہ داری قائم کرنے میں یہودی خفیہ تحریکوں نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ مغربی میڈیا پر یہودیوں کے اثر ورسوخ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 10 اکتوبر 2023ء کو گارڈین Guardian کے لئے 40 سال سے کام کرنے والے آرٹسٹ اسٹیو بیل Steve Bell کو نوکری سے نکال دیا گیا کیونکہ اس نے غزہ کے معصوم مسلمانوں پر بمباری کرنے والے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو Netanyahu کا کارٹون بنایا۔ کارٹونسٹ نے کہا کہ اسے کارٹون بنانے پر کوئی ملال نہیں ہے اور نہ وہ وہ گارڈین دوبارہ جائن کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

Independent کی رپورٹ بتاتی ہے:

> "Cartoonist Steve Bell said he will "not apologise" for his artwork depicting the Israeli prime minister after The Guardian said it has decided not to renew his contract." 14

مغربی میڈیا میں اسلام کے خلاف توہین آمیز خاکوں کو آزادیٔ اظہار (Freedom of Expression) کہنے والے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو Netanyahu کی توہین برداشت نہ کر سکے، برطانوی اخبار گارڈین Guradian نے اپنے 40 سالہ پرانے کارٹونسٹ اسٹیو بیل Steve Bell کو Guardian کی ملازمت سے صیہونی نیتن یاہو کی توہین پر برخاست کر دیا۔ اس واقعہ سے مغرب اور مغربی میڈیا پر صیہونیت کی اجارہ داری کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی

نسل کشی (Genocide) سے مراد کسی گروہ کی نسلی، سیاسی یا ثقافتی پہچان ختم کرنے کے لئے منظم اقدامات کرنا جیسے قتل، جسمانی وذہنی اذیت سے دوچار کرنا، ناقابل سکونت حالات پیدا کرنا، نسل بڑھنے سے روکنا اور مذہبی یا ثقافتی استحصال کرنا نسل کشی کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ جیسا کہ انگلش ویبسٹر ڈکشنری میں نسل کشی کی تعریف ہے:

> "The use of deliberate systematic measures (as killing, bodily or mental injury, unlivable conditions, prevention of births) calculated to bring about the extermination of a racial, political, or cultural group or to destroy the language, religion or culture of a group." 15

نسل کشی کی درج بالا تعریف پر نظر ڈالی جائے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ فلسطینی مسلمان (قتل، جسمانی، ذہنی اذیت، نسل کی بندش، ناقابل سکونت حالات، مذہبی و ثقافتی استحصال) ان سب سے ہمہ وقت گزر رہے ہیں۔ نسل کشی کنونشن (Genocide Convention1948) کے مطابق نسل کشی ایک جرم ہے اور یہاں ہونے والے مظالم پر یہ اصطلاح پورا اترتی ہے۔ بہت

سارے بین الاقوامی دانشوروں کا کہنا ہے کہ میانمار میں روہنگیا نسل کے لوگوں کے خلاف نسل کشی کے ارتکاب کے ایسے مضبوط شواہد موجود ہیں۔ جو پایہ ثبوت کو پہنچتے ہیں۔

مختلف حیلوں بہانوں سے فلسطینیوں کے خلاف فوجی اقدامات کئے جاتے ہیں۔ شہری علاقوں پر اندھادھند گولہ باری جاری رہتی ہے اور آزادانہ میل جول پر پابندیاں عائد ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں تک رسائی نہیں دی جاتی۔ غزہ پٹی دو ملین سے زائد انسانوں کی جیل کی منظر کشی کرتی ہے۔ بہت سارے انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور یہ بین الاقوامی قوانین کے سراسر منافی ہے۔ فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کے زیادہ تر واقعات غزہ میں رونما ہو رہے ہیں۔ فلسطینی بچوں، بوڑھوں اور خواتین کے ساتھ انتہائی ناروا اور نامناسب سلوک کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی نقل و حرکت پر مکمل طور پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ان کی تعلیمی، مذہبی سرگرمیوں جیسے بنیادی انسانی حقوق کا استحصال کیا جارہا ہے۔ فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کے پہلو کا اندازہ غزہ کے ہسپتالوں پر اسرائیل کے حالیہ حملوں سے لگایا جاسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ فلسطینی مسلم کمیونٹی کے ساتھ روا رکھے ہوئے امتیازی سلوک اور انسانی حقوق کی پامالی سے نپٹنے کے لئے لیے قومی سطح پر کوئی بھی واضح کوشش نہیں کی گئی۔ فلسطین میں جاری خوفناک تشدد غزہ کے مسلمانوں کی نسل کشی (Genocide) کے لئے منصوبہ بندی کے تحت کیا جارہا ہے۔

نسل کشی کا یہ سلسلہ غزہ سے دراز ہوتا ہوا فلسطین کے مغربی کنارے اور لبنان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ اسرائیل کا صیہونی وزیراعظم نیتن یاہو نسل کشی کے خلاف بین الاقوامی قوانین کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کررہا۔ جبکہ صیہونیوں نے اپنی مذہبی اقدار کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ غزہ میں مقیم مسلمانوں کی نسل کشی میں کی اسرائیلی حکومت کا کردار ہمیشہ سے شرمناک اور افسوسناک رہا ہے۔ نسل کشی کے موضوع پر کنونشن اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی 1948ء میں منعقد ہوا۔ اس بین لاقوامی کنونشن میں کسی بھی قوم کے خلاف نسل کشی (Genocide) کو ایک بین الاقوامی جرم قرار دیا گیا۔ اسرائیل فلسطینی مسلمانوں کی دشمنی میں انسانیت کی تمام حدیں پار کرچکا ہے۔ اسرائیل کی بربریت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ غزہ کا ایک صحافی الجزیرہ کے لئے رپورٹنگ کرتا ہے تو اس کا خاندان، گھر سب کچھ زمین بوس کردیا گیا۔

روزنامہ جنگ کی رپورٹ کی روسے غزہ صحافیوں کے لیے جدید تاریخ کا سب سے بڑا مقتل بن گیا، اسرائیل کی وحشیانہ بم باری سے غزہ میں 34 صحافی مارے جاچکے ہیں۔ صحافتی تنظیم **Reporters Without Borders** نے غزہ میں صحافیوں کے خلاف جاری جنگی جرائم کی شکایت عالمی عدالت انصاف (Internaitonal Court of Justice) میں درج کرادی ہے۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق 11 نومبر 2023ء کو اسرائیلی فوج نے الشفاء ہسپتال پر حملہ کردیا۔

الجزیرہ نیوز رپورٹ کرتا ہے:

> "Israel's military has closed in on the front gates of Gaza's biggest hospital, where thousands of injured and displaced people are trapped amid intensive Israeli bombardment.Israeli forces had fully encircled the al-Shifa Hospital as of early on Saturday morning,

preventing ambulances from entering or leaving the facility, where medical supplies and food are running low." 16

اسرائیل نے القدس، الشفا اور دوسرے ہسپتالوں پر بمباری شروع کر دی ہے۔ اس سب کے باوجود واشنگٹن میں اسرائیل کے حق میں واشنگٹن میں مظاہرے کئے جاتے ہیں۔[17] غزہ میں ایسے دلخراش واقعات وقوع پذیر ہو رہے ہیں کہ قلم کانپ جاتی ہے اور انسانیت شرما جاتی ہے۔ کہاں ہیں انسانیت کے عالمی قوانین۔ کہاں ہے عالمی ضمیر؟؟

غزہ میں واقع بریج پناہ گزین کیمپ کے علاقے پر اسرائیلی بمباری کے بعد تباہی کے مناظر (2 نومبر 2023)

غزہ میں صیہونی فوج کے حملوں میں اقوام متحدہ کے 101 ارکان بھی مارے گئے۔ یو این رپورٹس بتاتی ہیں:

"The global UN system paid tribute on Monday to the 101 staff killed so far during the war raging in Gaza – the largest loss during a conflict in the Organization's 78-year history. The fallen colleagues worked for the UN agency that assists Palestine refugees, UNRWA, providing life-saving aid to Gaza's 2.2 million people, amid constant bombardment over the past month and a complete siege of the enclave." [18]

7 اکتوبر 2023ء کے بعد اسرائیل کی جانب سے غزہ کی پٹی پر مسلسل فضائی حملوں اور حالیہ زمینی حملے سے وہاں ہزاروں افراد ہلاک ہوئے جبکہ علاقے کو تباہ کن نقصان پہنچا ہے۔ غزہ کی نصف سے زیادہ آبادی مقامی طور پر نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوئی ہے۔ غزہ کی پٹی میں 22 لاکھ سے زیادہ افراد آباد ہیں، جن میں سے نصف سے زیادہ بچے ہیں۔ اسرائیلی حملوں میں دس ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں جن میں 4100 بچے بھی شامل ہیں یعنی اوسط ہر دس منٹ میں ایک بچے کی ہلاکت ہو رہی ہے۔ غزہ میں تقریباً 2,260 افراد لاپتہ ہیں جن میں 1,270 بچے بھی شامل ہیں۔ ان میں سے اکثر کے ملبے تلے دبے ہونے کا خدشہ ہے۔[19]

مذکورہ بالا رپورٹس سے غزہ کی پٹی میں مسلمانوں کی نسل کشی اور انسانی حقوق کی پامالی کے حوالے سے مغرب کا بھیانک چہرہ کھل کر دنیا کے سامنے آجاتا ہے۔ یہ کیسا تضاد ہے کہ ڈھونڈورا امن، سماجی ہم آہنگی، مذہبی ہم آہنگی، مکالمہ بین المذاہب اور انسانیت کا پیٹا جارہا ہے لیکن حیرت ہے کہ غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی پر عالمی برادری اور اقوام متحدہ عملی اقدام سے گریزاں ہے۔۔ اسرائیل کی

جانب سے ہسپتالوں پر بمباری شروع کر دی ہے۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی پر عالمی ضمیر نہیں جاگتا۔ عالمی برادری سے سوال ہے کہ کیا فلسطینی لوگ انسان نہیں ہیں؟؟؟ غزہ پر اسرائیلی فوج کی جارحیت پر بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں کہاں ہیں؟؟

فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور عالمی کردار

فلسطینی نسل کو فلسطین سے مستقل طور پر ختم کیا جا رہا ہے۔ مغربی طاقتیں غزہ میں مسلمانوں کی نسل کشی میں پوری طرح ملوث ہیں اور نسل کشی کے اس بین الاقوامی جرم میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ غزہ میں مسلمانوں کے گھر، ہسپتال اور مساجد محفوظ نہیں ہیں۔ فلسطینی مسلمانوں پر ایسا بدترین تشدد ہو رہا ہے کہ انسانیت بھی شرما جائے۔ حماس اور فلسطینی مسلمانوں کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا اور انسانیت سوز مظالم اسرائیل کی پہچان ہے۔ اسرائیلی فوج نے فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور ان کے خلاف انسانیت سوز کاروائیوں کے لئے حماس کے 7 اکتوبر 2023ء کے اچانک حملوں کو بہانے کے طور پر استعمال کیا اور نسلی کشی کی تمام حدیں پار کر دیں۔ اسرائیلی پروپیگنڈا کی وجہ سے امریکی صدر جو بائیڈن Joe Biden نے حماس کے حملے (طوفان الاقصیٰ) کو ہالوکاسٹ Holocaust قرار دیا۔

ٹائمز کا اسرائیل لکھتا ہے:

"War erupted after Hamas's October 7 massacre, which saw at least 1,500 terrorists burst across the border into Israel from the Gaza Strip by land, air and sea, killing some 1,400 people and seizing over 200 hostages of all ages under the cover of a deluge of thousands of rockets fired at Israeli towns and cities. The vast majority of those killed as gunmen sezed border communities were civilians — men, women, children and the elderly. Entire families were executed in their homes, and over 260 were slaughtered at an outdoor festival, many amid horrific acts of brutality by the terrorists, in what US President Joe Biden has highlighted as the worst massacre of the Jewish people since the Holocaust." 20

حماس کے 7 اکتوبر کے حملے کے بعد امریکی صدر جو بائیڈن نے تل ابیب کا دورہ کیا اور صیہونی وزیر اعظم نیتن یاہو کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ حیرت کی بات ہے کہ امریکی صدر کو حماس کا طوفان الاقصیٰ ہالوکاسٹ محسوس ہوا لیکن اسرائیل کی جانب سے غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی دکھائی نہیں دیتی۔

وائٹ ہاؤس جو بائیڈن اور نیتن یاہو کی ملاقات یوں رپورٹ کرتا ہے:

"THE PRESIDENT: Good afternoon. Please have a seat. I come to Israel with a single message: You are not alone. You are not alone. As long as the United States stands — and we will stand forever — we will not let you ever be alone." 21

In half a century of public life, U.S. President Joe Biden has demonstrated unwavering support for Israel. In this photo Biden is welcomed by Israeli Prime Minster Benjamin Netanyahu, as he visits Israel amid the ongoing conflict between Israel and Hamas, in Tel Aviv, Israel, October 18, 2023(Reuters)

جو بائیڈن نے اسرائیل کے دورے کے دوران ان کی وار کیبنٹ کو بریف کرتے ہوئے اپنے آپ کو صیہونی قرار دیا۔

Reuters رپورٹ کرتا ہے:

When Joe Biden met with Prime Minister Benjamin Netanyahu and his war cabinet during his visit to Israel, the U.S. president assured them: "I don't believe you have to be a Jew to be a Zionist, and I am a Zionist." [22]

مذکورہ بالا رپورٹس سے ثابت ہوتا ہے کہ غزہ مسلمانوں کی نسل کشی کے بین الاقوامی جرم میں امریکہ برابر کا شریک ہے۔ مسلم دشمنی میں یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن آیات میں ان کی اسلاموفوبک سازشوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے اور ان پر اعتماد کرنے سے روکا گیا ہے۔

مغربی میڈیا کا مکمل کنٹرول صیہونیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے وہ میڈیا کو اسلاموفوبیا کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ صیہونی اسلاموفوبیا کی فضا پیدا کرنے میں باقی تمام اقوام عالم سے آگے ہیں۔ قرآن مجید میں مومنوں کو جا بجا یہودیوں کو مسلم دشمن سرگرمیوں اور سازشوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ" [23]

"اور یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاتھ بندے ہوئے ہیں۔ ہاتھ تو خود ان کے بندھے ہوئے ہیں اور جو بات انہوں نے کہی ہے اس کی وجہ سے ان پر لعنت الگ پڑی ہے، ورنہ اللہ کے دونوں ہاتھ پوری طرح کشادہ ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ اور (اے پیغمبر) جو وحی تم پر نازل کی گئی ہے وہ ان میں سے بہت سوں کی سرکشی اور کفر میں مزید اضافہ کر کے رہے گی، اور ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک کے لیے عداوت اور بغض پیدا کر دیا ہے۔ جب کبھی یہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اور یہ زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں، جبکہ اللہ فساد مچانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی تنظیم (OHCHR) Office of the High Commissioner for Human Rights کے نیویارک میں ڈائریکٹر کریگ مکھیبر Craig Mokhiber نے غزہ پر اسرائیلی حملے کے بعد عالمی ادارے اقوام متحدہ کی ناکامی پر عہدہ چھوڑ دیا۔

گارڈین لکھتا ہے:

"The director of the New York office of the UN high commissioner for human rights has left his post, protesting that the UN is "failing" in its duty to prevent what he categorizes as genocide of Palestinian civilians in Gaza under Israeli bombardment and citing the US, UK and much of Europe as wholly complicit in the horrific assault." [24]

عالمی ادارہ اقوام متحدہ اسرائیل کے ہاتھوں غزہ عوام کی نسل کشی روکنے میں ناکام ہو چکا ہے۔ کریگ مکھیبر Craig Mokhiber نے 28 اکتوبر 2023 کو جنیوا میں اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر کو لکھا کہ نسل کشی ہماری آنکھوں کے سامنے وقوع پذیر ہو رہی ہے جبکہ اقوام متحدہ کا ادارہ اس کی روک تھام میں بے بس دکھائی دیتا ہے۔

گارڈین رپورٹ کرتا ہے:

"Craig Mokhiber wrote on 28 October to the UN high commissioner in Geneva, Volker Turk, and saying: "This will be my last communication to you" in his role in New York. Once again we are seeing a genocide unfolding before our eyes and the organization we serve appears powerless to stop it." [25]

مذکورہ بالا رپورٹ سے ثابت ہوا کہ اقوام متحدہ نسل کشی پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ اقوام متحدہ اور مغربی دنیا کی منافقانہ پالیسی، فلسطینی عوام کی نسل کشی پر خاموش حمایت اور منافقت پر مبنی رویہ انتہائی شرمناک ہے۔

فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور مسلم دنیا

اسرائیل نے غزہ کے مسلمانوں کے لئے خوراک، پانی، ایندھن، دوائیوں کی سپلائی ناممکن بنادی ہے۔ اسرائیل کی طرف سے فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی میں مغرب اور امریکہ شریکِ جرم ہے۔ نسل کشی کے اس جرم کو روکنے میں مسلم دنیا کی بے بسی افسوس ناک ہے۔ قرآنی آیات بتاتی ہیں کہ قبلہ اول مسجد اقصیٰ اور اس کی ارد گرد پائی جانے والی جگہ بابرکت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ۔" [26]

"پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی جس کے ماحول پر ہم نے برکتیں نازل کی ہیں، تاکہ ہم انہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ ہر بات سننے والی، ہر چیز دیکھنے والی ذات ہے۔"

مذکورہ آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قبلہ اول مسجد اقصیٰ اسلام کی نگاہ میں انتہائی قابل احترام اور بابرکت جگہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی متعدد آیات واحادیث سے بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) کی عظمت وشان واضح ہوتی ہے۔ اس لئے بیت المقدس کا تحفظ مسلم امہ کا اولین فرض ہے۔

سعودی عرب کے شہر ریاض میں آج بروز ہفتہ 11 نومبر 2023 کو مشترکہ عرب اسلامی غیر معمولی سربراہی اجلاس منعقد ہوا جس میں فلسطینی عوام کے خلاف اسرائیلی جارحیت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سربراہی اجلاس سے اپنی تقریر میں، او آئی سی کے سیکرٹری جنرل حسین براہیم طہٰ نے کہا:

"The OIC Secretary-General, Mr. Hissein Brahim Taha, affirmed that this Arab-Islamic Summit comes to confirm our solidarity with and unwavering support for the Palestinian people, and our joint commitment to our responsibilities for supporting our central cause, the Cause of Palestine and Al-Quds Al-Sharif. The Secretary-General called for an immediate, durable, and comprehensive cessation of the ongoing Israeli aggression against the Palestinian people, for opening humanitarian corridors to deliver aid and essential needs to the Gaza Strip in an adequate and sustainable manner; and for providing international protection for the Palestinian people. He underlined his absolute rejection of plans for the forced displacement of Palestinians, indicating that a just, lasting, and comprehensive solution to the Palestinian Cause requires the establishment of the independent State of Palestine on the borders of June 4, 1967, with Al-Quds Al-Sharif as its capital, based on international legitimacy resolutions and the Arab Peace Initiative." 27

The Joint Arab-Islamic Extraordinary Summit in Riyadh 11 Nov 2023

مذکورہ بالا او آئی سی اجلاس میں مسلم ممالک نے اسرائیل کی جانب سے جاری غزہ میں مسلمانوں کی نسل کشی جیسے بین الاقوامی جرم اسرائیل کی مذمت پر اکتفا کیا جبکہ عملی اقدام اٹھانے سے گریز کیا۔القدس شریف کے تحفظ اور غزہ میں مسلمانوں کی نسل کشی روکنے کے لئے عالم اسلام، عرب لیگ، عالم عرب، او آئی سی کا کردار انتہائی افسوس ناک ہے۔قرآن مجید میں مسلم امہ کو کسی بھی خطہ میں ظلم وستم کے شکار کمزور مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کے تحفظ کے لئے ظالموں کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا۔" [28]

"اور (اے مسلمانو) تمہارے پاس کیا جواز ہے کہ اللہ کے راستے میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو یہ دعا کررہے ہیں کہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال لائیے جس کے باشندے ظلم توڑ رہے ہیں، اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی حامی پیدا کردیجیے، اور ہمار لیے اپنی طرف سے کوئی مددگار کھڑا کردیجیے۔"

رپورٹس سے ثابت ہوتا ہے کہ غزہ مسلمانوں کی نسل کشی کے بین الاقوامی جرم میں امریکہ برابر کا شریک ہے۔مسلم دشمنی میں یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔قرآن مجید میں ان کی اسلاموفوبک سازشوں سے خبر دیا گیا ہے اور ان کی دوستی سے منع کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ" [29]

"اے ایمان والو! یہودیوں اور نصرانیوں کو یار و مددگار نہ بناؤ۔ یہ خود ہی ایک دوسرے کے یار و مددگار ہیں اور تم میں سے جو شخص ان کی دوستی کا دم بھرے گا تو پھر وہ انہی میں سے ہوگا۔ یقیناً اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

صاحب "الکشاف" لکھتے ہیں:

"لا تتخذوهم أولياء تنصرونهم وتستنصرونهم وتؤاخونهم وتصافونهم وتعاشرونهم معاشرة المؤمنين. ثم علل النهى بقوله بَعْضُهُمْ أَوْلِياءُ بَعْضٍ أى إنما يوالى بعضهم بعضا لاتحاد ملتهم واجتماعهم في الكفر، فما لمن دينه خلاف دينهم ولموالاتهم وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ من جملتهم وحكمه حكمهم. وهذا تغليظ من اللَّه وتشديد في وجوب مجانبة المخالف في الدين واعتزاله، كما قال رسول اللَّه صلى اللَّه عليه وسلم «لا تراءى ناراهما» «1» ومنه قول عمر رضى اللَّه عنه لأبى موسى في كاتبه النصراني: لا تكرموهم إذ أهانهم اللَّه، ولا تأمنوهم إذ خوّنهم اللَّه، ولا تدنوهم إذ أقصاهم اللَّه" [30]

اگر موجودہ حالات کا تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت آشکار ہو جاتی ہے کہ تمام مسلم ممالک میں مسلم سربراہوں کی بجائے مغربی ممالک کے نمائندوں اور سربراہوں کو پروٹوکول دیا جاتا ہے۔ مسلم سلطنتوں کو ورلڈ بینک، آئی ایم ایف جیسے مغربی اداروں نے سودی قرضوں اور معاشی معاہدوں کے ذریعے جکڑا ہوا ہے۔ صیہونیوں نے عالمی معاشی اداروں اپنا اثر و رسوخ قائم کر رکھا ہے۔ اکثر و بیشتر مسلم ممالک ان عالمی اداروں سے سودی قرضوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں باہمی اختلافات، فرقہ واریت، عیش پرستی، بے علمی اور بے عملی کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ مسلم دنیا اسرائیل کی جانب سے غزہ کے مسلمانوں کی جاری نسل کشی روکنے میں ناکام ہیں۔

فلسطینی عوام طویل عرصہ سے نسل کشی (Genocide) کا شکار ہے۔ جبکہ ستاون مسلم ممالک اسرائیلی دہشت گردی روکنے میں بے بس ہیں۔ دنیا کی 24 فیصد آبادی دینِ اسلام سے وابستہ ہے جبکہ دنیا کی محض 0.2 فیصد آبادی یہودیت سے وابستہ ہے لیکن مسلم امہ اسرائیل کی دہشت گردی روکنے سے قاصر ہے۔ گریٹر اسرائیل (Greater Israel) کے منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے یہودیوں کو انسانی اقدار کو پس پشت ڈالنے میں بھی کوئی باک نہیں ہے۔ غزہ کے مسلم عوام کے خلاف اسرائیلی کاروائیاں نسل کشی کے زمرے میں آتی ہیں۔ نسل کشی (Genocide) عالمی جرم ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ غزہ میں صیہونی فوج نسل کشی کے جرم کا ارتکاب کر رہی ہے۔ لیکن غزہ کی مسلم کمیونٹی کی نسل کشی روکنے کے لئے مسلم دنیا اور بین الاقوامی برداری کا کردار دکھائی نہیں دے رہا۔ اس لئے غزہ میں دو ملین انسانوں کی صورتحال بد تر سے بد ترین ہوتی جا رہی ہے۔ غزہ کے لوگوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے اسرائیل کی دہشت گردی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

نتیجہ بحث

اسرائیل کی صیہونی فوج غزہ میں مسلمانوں کی نسل کشی (Genocide) میں پوری طرح ملوث ہے۔ وہاں پر مسلمان طویل عرصہ سے قتل عام، جسمانی و ذہنی اذیت اور مذہبی و ثقافتی استحصال سے دوچار ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل اس نسل کشی میں ایک دوسرے کا ساتھ دے رہے ہیں۔ انہوں نے فلسطینی مسلمانوں کے خلاف انسانی اقدار اور بائبل کی تعلیمات کو بھی پس پشت ڈال دیا ہے۔ 7 اکتوبر 2023 کے حماس حملہ "طوفان الاقصیٰ" کی آڑ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کا سلسلہ دراز کر دیا ہے۔ غزہ میں فلسطینی بچے، نوجوان، بوڑھے اور خواتین انتہائی کربناک حالات سے گزر رہے ہیں۔ اسرائیل کے یہودی فلسطینی نسل کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے

مشن پر گامزن ہے۔اقوام متحدہ کے مطابق نسل کشی بین الاقوامی جرم ہے۔افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ غزہ میں اسرائیل کے نسل کشی کے اس بین الاقوامی جرم کی روک تھام کے سلسلے میں بین الاقوامی برادری بے حسی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ فلسطینی لوگوں کی صورتحال دن بدن بد تر سے بد ترین ہوتی جارہی ہے۔ فسلطین میں بدترین نسل کشی کے تلخ حقائق نظر انداز کرنا بھی شریکِ جرم ہے۔بین الاقوامی برادری انسانی بحران کے حل کے لئے اپنا اثرورسوخ استعمال کرسکتی ہے۔نسل کشی کے ظالمانہ فعل کی روک تھام کے لئے جسمانی، قانونی، نفسیاتی، سیاسی اور اخلاقی طور پر ٹھوس،درست اور حقیقت پسندانہ اقدامات اٹھانا عالم اسلام اور بین الاقوامی برادری کا اولین فرض ہے تاکہ غزہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی روک تھام ممکن ہوسکے۔اگر فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات نہ کئے گئے تو غزہ کے مسلمانوں کا وجود دنیا سے مکمل طور پر مٹ سکتا ہے۔عالم اسلام اور بین الاقوامی برادری کو سمجھنا چاہیے کہ فلسطینی لوگوں کی نسل کشی خالصتاً ایک انسانی مسئلہ ہے جسے حل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

حوالہ جات

[1] Lippman, Matthew. "The Drafting of the 1948 Convention on the Prevention and Punishment of the Crime of Genocide." BU Int'l LJ 3 (1985): 1.

[2] Schabas, William. Genocide in international law: the crimes of crimes. Cambridge University Press, 2000.

[3] Lendman, Steve. "Israel's slow-motion genocide in occupied Palestine." In The Plight of the Palestinians: A long history of destruction, New York: Palgrave Macmillan US, 2010. pp. 29-38.

[4] Moses, A. Dirk. "Genocide and the Terror of History." Parallax 17, no. 4 (2011): 90-108.

[5] Rashed, Haifa, Damien Short, and John Docker. "Nakba memoricide: genocide studies and the Zionist/Israeli genocide of Palestine." Holy Land Studies 13, no. 1 (2014): 1-23.

[6] Shaw, Martin. "Palestine and genocide: An international historical perspective revisited." Holy Land Studies 12, no. 1 (2013): 1-7.

[7] Polya, Gideon. "Ongoing Palestinian Genocide." In The Plight of the Palestinians: A long history of destruction, pp. 39-42. New York: Palgrave Macmillan US, 2010.

[8] Nijim, Mohammed. "Genocide in Palestine: Gaza as a case study." The International Journal of Human Rights 27, no. 1 (2023): 165-200.

[9] تقی عثمانی ،آسان ترجمہ ء قرآن ، (کراچی: مکتبہ معارف القرآن ، 2009ء)۔
Taqī ʻUsmānī, Easy translation of the Qur'an, (Karāchī: Maktaba Ma'rif al-Qur'an, 2009).

[10] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "Protocols of the Elders of Zion". Encyclopedia Britannica, 11 Aug. 2023, https://www.britannica.com/topic/Protocols-of-the-Elders-of-Zion. Accessed 28 August 2023.

[11] عبدالمنان، 11/9 کے بعد عالم اسلام پر مغربی ذرائع ابلاغ کی تہذیبی و ثقافتی یلغار-ایک تحقیقی جائزہ،مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، (سرگودھا : شعبہ علوم اسلامیہ ،یونیورسٹی آف سرگودھا، 2013)، 13-
Abdul Manān, Civilization and Cultural Invasion of Western Media on the Islamic World after 9/11-A Research Review, Thesis MPhil Islamic Studies, (Sargodhā: Department of Islamic Studies, University of Sargodhā, 2013), 13.

[12] United States Holocaust Memorial Museum https://encyclopedia.ushmm.org/content/ur/article/protocols-of-the-elders-of-zion accessed August 29 2023

[13] United States Holocaust Memorial Museum https://encyclopedia.ushmm.org/content/ur/article/protocols-of-the-elders-of-zion

accessed August 29 2023.
[14] https://www.independent.co.uk/news/uk/steve-bell-benjamin-netanyahu-tony-blair-william-hague-richard-sharp-b2431074.html
[15] Webster,1971, p.947
[16] https://www.aljazeera.com/news/2023/11/11/israeli-forces-close-in-on-al-shifa-hospital-trapping-thousands Accessed 13 November 2023.
[17] https://www.aljazeera.com/news/2023/11/15/tens-of-thousands-join-rally-for-israel-in-washington-dc Accessed 18 November 2023.
[18] United Nations, UN Affairs, 13 November 2023 https://news.un.org/en/story/2023/11/1143512#:~:text=From%20the%20hustle%20and%20bustle,the%20Organization's%2078%2Dyear%20history. Accessed 13 November 2023.
[19] آمیرہ مہاظہبی، بی بی سی عربیک، 9 نومبر 2023-
Amīra Mahadhabī, BBC 'Arabic, 9 November 2023.
[20] Times of Israel, 19 October 2023 https://www.timesofisrael.com/guardian-fires-cartoonist-over-netanyahu-cartoon-panned-as-antisemitic/ Accessd 12 November 2023.
[21] https://www.whitehouse.gov/briefing-room/speeches-remarks/2023/10/18/remarks-by-president-biden-on-the-october-7th-terrorist-attacks-and-the-resilience-of-the-state-of-israel-and-its-people-tel-aviv-israel/ Accessed 11 November 2023.
[22] WASHINGTON (Reuters), 21 October 2023.
[23] المائدہ، 5:64
Al-Māida, 5:51
[24] The Guardian, 31 October 2023 https://www.theguardian.com/world/2023/oct/31/un-official-resigns-israel-hamas-war-palestine-new-york Accessed 10 November 2023.
[25] Ibid
[26] الاسراء، 17:1
Al-Israā, 17:1
[27] https://www.oic-oci.org/topic/?t_id=39915&t_ref=26753&lan=en Accessed 12 November 2023
[28] النساء، 4:75
An-Nisaā, 4:75
[29] المائدہ، 5:51
Al-Māida, 5:51
[30] محمود بن عمرو بن أحمد، الزمخشري،الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل، (بيروت: دار الكتاب العربي، 1407 ھ)، 1:642
Mahmūd bin 'Amr bin Ahmad, Al-Zamakhsharī, al-Kashāf un Haqāiq Ghawāmaz al-Tanzīl, (Beirūt: Dār al-Kitāb al-'Arabī, 1407 AH), 1:642